سرِّ اسمائے علیؑ

از سید تلمیذ حسنین رضوی

اسم سے مسمّٰی کی شناخت اور اس کا تعارف ہوتا ہے، نام انسان کی شخصیت کا مظہر ہوا کرتا ہے۔ جبھی تو شاعر مشرق علامہ اقبال نے مثنوی اسرار خودی میں حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں مکمل نظم رقم کی ہے جو ۱۵۹ اشعار پر مشتمل ہے اور اس کا نام انھوں نے شرح اسرار اسمائے علی مرتضیٰ رکھا ہے اس میں ایک شعر ہے:

ہر كه داناى رموز زندگيست   سرّ اسماى على داند كه چيست

۱۳ رجب المرجب ۳۰ ءعام الفیل کو امیر المومنین امام متقیان علی ابن ابی طالب کی ولادت باسعادت خانہ کعبہ میں ہوئی جیسا کہ حاکم نیشاپوری نے مستدرک میں تحریر فرمایا ہے نیز شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا میں بھی اس بارے میں تحریر کیا ہے کہ تواترت الاخبار ان فاطمہ بنت اسد ولدت امیر المومنین علیاً فی جوف الکعبۃ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ امیر المومنین علی وسطِ کعبہ میں فاطمہ بنت اسد کہ بطن سے پیدا ہوئے۔

ولادت کے بعد آپ کے والد گرامی حضرت ابو طالب نے اپنے جد قصی ابن کلاب کے نام پر آپ کا نام زید رکھا اور فاطمہ بنت اسد نے اپنے والد گرامی کے نام پر حیدر تجویز کیا اسد اور حیدر دونوں ہی شیر کے نام ہیں ۔حضرت علی علیہ السلام نے اس نام کا اظہار غزوۂ خیبر کے موقع پر کیا تھا جب مرحب نے رجز پڑھا اور یہ کہا: علمت خيبر انى مرحب شاكى السّلاح بَطَلٌ مُجَرَّبٌ خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیار سجائے ہوئے تجربہ کار بہادر ہوں

تو اس کے جواب میں حضرت علی علیہ السلام نے یہ شعر پڑھا تھا: انا الذى سمتنى امى حيدره ضرغام آجام وليث قسورة میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے میں شیر نر اور اسد بیشۂ شجاعت ہوں

ہمیں مطالعہ کتب سے پتا چلتا ہے آئمہ کرام کے اسمائے گرامی من جانب اللہ رکھے گئے ولادت کے بعد سب سے اہم کام یہی ہوتا ہے ابو علی ھمام روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضرت ابو طالب نے حضرت فاطمہ بنت اسد کا ہاتھ تھامااور علی کو سینے سے چمٹایااور وادی میں نکل گئے اور وہاں پر بلند آواز میں اس طرح دُعا طلب کی یَارَبّ یَاذَاالغَسَقِ الدُّجیّ اے میرے پروردگار اے تیرہ و تار رات کے مالک والقمر المُبْتَلجِ المُضیّ اور چمک دار اور منور چاند کے خالق بَیّن لنا مِن حُکمِکَ المقضیّ تو ہمیں اپنے حتمی فیصلے سے آگاہ کردے مَاذَا تَریٰ فِی اِسمِ ذاالصَّبیّ کہ اس بچے کے نام کے بارے میں تیری رائے کیا ہے

راوی کہتا ہے کہ بادل کی طرح کوئی چیز آسمان سے نازل ہوئی اور ابو طالب کے قریب آئی تو انھوں نے علی کے ساتھ ساتھ اسے بھی سینے سے لگالیا جب صبح ہوئی تو کیا دیکھا کہ وہ ایک سبز لوح ہے جس میں یہ عبارت تحریر ہے۔

خُصِّصْتُمَا بِالْوَلَدِ الزَّکیّ تمھیں ایک پاک و پاکیزہ بیٹا عطا کیا گیا ہے

وَالطَّاھر المنتخب الرّضیّ جو طاھر منتخب اور ذمہ دار ہے

فَاسْمُہُ من شَامِخٍ عَلیّ تو اس کا نام بلند و بالا ذات کی طرف سے

علیٌ اِشْتَقَّ من العَلِیّ علی ہے جو العلی سے مشتق ہے

راوی کہتا ہے کہ اس لوح کو خانۂ کعبہ میں آویزاں کردیا گیا اور یہ لوح وہاں پر موجود رہی یہاں تک ھشام بن عبدالملک بن مروان نے اسے وہاں سے ہٹادیا[1]

کتاب المراتب مولفہ اسماعیل بن احمد بُستی معتزلی متوفی ۴۲۰ھ میں ہے کہ نام علی رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ اُن کی ماں نے خواب میں دیکھا تھا کہ یہ نام انھیں اللہ کی جانب سے القا کیا گیا ہے لفظ علی عُلُو سے ہے جس کے معنی ہیں بلند اور وہ اللہ کا نام ہے اور اللہ نے اپنے نام سے مشتق کر کے علی کا نام رکھا علی ہر شے میں علی

1 مناقب آل ابی طالب، محمد بن علی بن شہر آشوب، جلد ۲ ص ۱۹۹

ہیں وہ نسب میں علی ہیں وہ اسلام میں علی ہیں وہ علم میں علی ہیں وہ زھد میں علی ہیں وہ سخاوت میں علی ہیں وہ شرف میں علی ہیں وہ اپنے اہل و عیال میں علی ہیں اور جملہ صحابۂ کرام سے ہر صنف میں بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ ہیں۔[2]

علی کے مشہور اسماء میں سے ابو تراب بھی ہے جو کنیت کی صورت میں ہے یعنی مٹّی کا باپ۔ علامہ اقبال اس نام کی توضیح اس طرح کرتے ہیں:

مرتضیٰ کز تیغ او حق روشن است　　　بو تراب از فتح اقلیم تن است

ھر کہ در آفاق گردد بو تراب　　　باز گرداند ز مغرب آفتاب

مرسل حق کرد نامش بو تراب　　　حق یداللہ خواند در امّ الکتاب

حضرت علی علیہ السلام کو یہ نام بے حد پسند تھا اس لیے کہ رحمۃ للعالمین سید المرسلین نے انھیں اس نام سے موسوم کیا تھا امام محمد بن اسماعیل صحیح بخاری میں اس نام کے سلسلے میں رقم طراز ہیں۔ ابی حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص سہل بن سعد کے پاس آیا اور اس نے کہا امیر مدینہ کا فلاں شخص علی کو منبر کے نزدیک گالی دے رہا تھا سہل نے دریافت کیا وہ کیا کہہ رہا تھا اس نے کہا کہ وہ علی کو ابو تراب کہہ رہا تھا تو سہل ہنسنے لگے اور فرمایا خدا کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا یہ نام رکھا تھا اور انھیں اس نام سے زیادہ کوئی اور نام محبوب نہ تھا میں نے سہل سے دریافت کیا اور کہا اے ابو عباس یہ نام کس طرح رکھا گیا تو فرمایا کہ علی فاطمہ کے پاس گئے پھر واپس آئے اور مسجد میں جا کر سو رہے نبی نے فاطمہ سے دریافت کیا اے فاطمہ تمھارے ابن عم کہاں ہیں فاطمہ نے جواب دیا مسجد میں ہیں، آنحضرتؐ جب وہاں تشریف لائے تو کیا دیکھا کہ ان کی پیٹھ سے چادر ہٹ گئی ہے اور جسم اطہر فرش خاک پر ہے آنحضرتؐ ان کی پشت سے مٹی کو صاف کرتے ہوئے فرما رہے تھے اجلس یا اباتراب اجلس یا اباتراب۔ اے ابو تراب اٹھ بیٹھو اے ابو تراب اٹھ بیٹھو۔[3]

---

[2] کتاب المرتب ص ۷۳، تحقیق محمد رضا انصاری

[3] صحیح بخاری، جلد ۲، ص ۱۸۶، مطبوعہ بہیہ مصر

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :انا یعسوب الدین اور دوسری جگہ فرمایا : اَنَا یعسوبُ المؤمنین والمال یعسوبُ الفُجّار میں مومنین کا یعسوب ہوں اور مال فاجروں کا یعسوب ہے۔[4] اور ابن اثیر جزری نے اپنی کتاب النھایہ ہیں یہ حدیث اسطرح نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں :والمال یعسوب الکفار او یعسوب المنافقین یعنی مال کفار یا منافقین کا یعسوب ہے اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت علی فرماتے ہیں کہ مومنین میری پناہ میں آئیں گے اور کفار یا منافقین مال سے پناہ ڈھونڈیں گے جس طرح شہد کی مکھی اپنے یعسوب یعنی سردار اور رہبر سے پناہ ڈھونڈتی ہے۔[5]

یعسوب شہد کی مکھیوں کے سردار اور اس کے بادشاہ کو کہتے ہیں۔ یہ عام مکھیوں سے قدرے بڑا ہوتا ہے اس کا کام یہ ہے کہ جب مکھیاں چھتا لگاتی ہیں اور پھولوں کا رس لاتی ہیں تاکہ چھتے میں شہد تیار ہو تو یعسوب چھتے کہ منہ پر بیٹھا رہتا ہے جو مکھی اصول کے خلاف زہریلے پھول یا خراب پھول کا رس لاتی ہے اس کی جانچ کرتا ہے اگر غلط لاتی ہے تو اسی وقت اس کا سر کاٹ کر الگ کر دیتا ہے چنانچہ چھتے کے نیچے سر کٹی ہوئی مکھیاں بکثرت پائی جاتی ہیں[6] .

حضرت علی علیہ السلام کے مشہور القاب میں امیر المؤمنین اور امام متقین ہے لفظ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے لیے مخصوص ہے کسی اور امام کے لیے یہ لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ حضرت علی ایک خطبہ میں فرماتے ہیں : انا امام البردہ میں نیکوکاروں کا امام ہوں، انا امیر المؤمنین و قائدُ الغرّا لمحجلین و سید الوصیین میں امیر المومنین قائد غرا لمحجلین اور سید الوصیین ہوں، میں نون والقلم ہوں، میں اسدُاللہ ہوں، میں وجہ اللہ ہوں، میں یداللہ ہوں، میں وہ نقطہ ہوں جو "با" کے نیچے ہے۔

ابن ماجہ، احمد ابن حنبل حافظ ابو نعیم ثعلبی اور حموینی سب سے اپنی اپنی سند سے تخریج کی ہے عباد بن عبد اللہ فرماتے ہیں : انا عبد اللہ واخو رسول اللہ وانا الصدیق الاکبر لا یقولھا بعدی الا کذّاب ولقد صلّیت قبل

---

[4] ینابیع المودۃ ج ا ص ۹۰

[5] النھایہ از ابن اثیر ص ۱۰۰۹ مطبوعہ بیت الافکار

[6] مہذب اللغات جلد چہار دہم ص ۳۰۹

الناس سبع سنوات میں عبداللہ ہوں رسول کا بھائی ہوں میں صدیق اکبر ہوں جو بھی میرے بعد یہ کہے گا وہ جھوٹا ہے میں نے تمام لوگوں سے سات سال قبل نماز پڑھی ہے۔ [7]

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :انا الصدّیق الاکبر و انا الفاروق الاعظم الاول اسلمتُ قبل اسلام الناس و صلیت قبل صلاتھم میں ہی صدیق اکبر ہوں اور میں ہی سب سے پہلا فاروق اعظم ہوں میرا اسلام لوگوں کے اسلام سے پہلے ہے اور میں نے سب سے پہلے نماز پڑھی ہے۔ [8]

---

[7] ینابیع المودۃ، جلد ا ص ۱۸۹

[8] ینابیع المودۃ، جلد ا ص ۴۵۵